مقام والدین مصطفیٰ ﷺ

(ماہنامہ ضیائے حرم لاہور)

تاریخ و تحقیق کتب کے آئنیے میں۔

از۔سید محمد بہاء الدین شاہ

مقام والدینِ مصطفےٰ ﷺ

تحریر: محمد بہاؤالدین شاہ

۱۹۹۹ء میں کراچی کے ایک بزرگ سید محمد اخلاق اپنے ساتھیوں کے ہمراہ عمرہ وزیارت کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو وہاں حبیب رب العالمین سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے مزار اقدس کی زیارت کا عزم کیا اور جب منزل مقصود پر پہنچے تو جو منظر وہاں دیکھا اس کی تفصیل ان الفاظ میں بیان کی: ''ہم تینوں ہمسفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب 'براستہ مقام بدر' ابوا شریف کے نزدیک سرکار دوعالم ﷺ کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہؓ کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر سے منہدم کیا جا چکا ہے بلکہ ایکسیویٹر استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا۔ پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر مزار شریف واقع تھا اسے بلڈوزر سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔''

موصوف نے مزار اقدس کی بے حرمتی کے ان مناظر کو کیمرہ کے ذریعے تصاویر میں محفوظ کر لیا اور کراچی واپس آ کر اس سانحہ کی تفصیلات اخباری نمائندوں تک پہنچائیں۔ جس پر روزنامہ خبریں نے اس کے چشم دید حالات مع تصاویر ایک خصوصی اشاعت کے ذریعے عوام تک پہنچائے۔ نیز سید محمد اخلاق نے اس مسئلہ پر کتاب مرتب کر کے شائع کرائی۔ اس موقع پر اہل سنت کی اہم شخصیات اور اداروں نے تحریر وتقاریر اور جلسہ جلوس کے ذریعے پاکستان وسعودی عرب کی حکومتوں سے بھرپور احتجاج کیا۔ جیسا کہ ضیائے حرم کے مدیر اعلیٰ نے سر دلبراں میں ''سعودی عرب کے فرمانروا اپنی مذہبی پالیسی پر نظر ثانی کریں'' کے ذیلی عنوان سے جو کچھ لکھا اس کا اقتباس یہ ہے:

''پوری ملت اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ جس طرح بزرگان دین کی قبور کی حاضری باعث یمن وسعادت ہے اسی طرح آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

والدین کریمین کی قبور کی حاضری بھی عین ثواب ہے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ کے مرقد مبارک پر حاضری دی اور آپ کی محبت اور پیار کے رشتہ کو یاد کر کے قبرانور پر آنسو بہائے۔ وہ قبرانور جس میں حضرت مائی صاحبہ استراحت فرما ہیں ہمارے نزدیک انتہائی مقدس اور لائق صد تعظیم مقام ہے۔ اگر کوئی فرد یا حکومت اس تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ بہت بڑے جرم کا ارتکاب کرتی ہے۔''

سیدہ آمنہ ؓ کے مزار کے انہدام کا سبب یہ ہوا کہ سعودی حکومت کی سرپرستی میں کام کرنے والی علماء نجد کی فتوی کمیٹی ''اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء'' نے فتوی جاری کیا کہ سیدہ آمنہ ؓ کی قبر کی زیارت کے لئے جانا شرعی لحاظ سے جائز نہیں کیونکہ ان کا اسلام ثابت نہیں۔ چنانچہ حکومت کے ایک محکمہ ''امر بالمعروف والنھی عن المنکر'' نے اس فتوی پر عمل کرتے ہوئے آپ کی قبر کو منہدم کر دیا اور زائرین کو اس علاقہ میں جانے سے روکنے کے لیے قوت کا استعمال شروع کر دیا۔

اس موضوع کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنے پر معلوم ہوا کہ دسویں صدی ہجری کے آخر تک پوری اسلامی دنیا میں ایمان والدین مصطفےٰ ﷺ نیز آپ ﷺ کی طہارت نسب کے انکار پر کوئی ایک بھی مستقل کتاب نہیں لکھی گئی تا آنکہ دسویں صدی کے اختتام پر عالم جلیل، تین سو سے زائد کتب کے مصنف گیارہویں صدی ہجری کے مجدد اسلام شیخ نورالدین ابوالحسن علی بن سلطان ھروی مکی حنفی المعروف بہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء) نے کتاب ''ادلة معتقد ابی حنيفة الاعظم فی ابوی الرسول علیه الصلاة والسلام'' تصنیف کی جو اسلام کی چودہ صدیوں میں اس موضوع پر واحد عربی کتاب ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء) سے منسوب کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی شرح قلمبند کی جبکہ ان کے دور تک فقہ اکبر کے محرف نسخہ کی نقول پھیل چکی تھیں اور سوء اتفاق کہ یہی نسخہ ملا علی قاری کے ہاتھ لگا جسے آپ نے شرح کی بنیاد بنایا۔ فقہ اکبر کی ایک محرف عبارت سے ایمان والدین مصطفےٰ ﷺ کی نفی ہوتی ہے چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس عبارت کو درست مانتے ہوئے اس کی تائید میں مذکورہ بالا کتاب تصنیف کر دی۔

فقہ اکبر کی اس عبارت کو مختلف ادوار کے اکابر علماء احناف نے محرف ومحذوف ثابت کیا جیسا کہ شیخ اجل حافظ محمد مرتضیٰ زبیدی بلگرامی حسینی حنفی ؒ (م ۱۲۰۵ھ / ۱۷۹۰ء) نے الانتصار میں اس پر تفصیلی بحث کی پھر ترکی کے مشہور عالم شیخ محمد زاہد کوثری حنفی نقشبندی مجددی ؒ (م ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء) نے ''العالم والمتعلم'' کے مقدمہ میں اس بحث کو آگے بڑھایا اور علامہ زبیدی کی تحقیق کو تقویت دی۔ نیز مصر کے عالم جلیل شیخ مصطفیٰ حمامی ؒ (م ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء) نے ''النهضة الاصلاحية'' میں اس موضوع پر سیر حاصل لکھتے ہوئے بتایا کہ ۱۳۵۴ھ میں حج کے موقع پر میں نے مدینہ منورہ کے مکتبہ شیخ الاسلام عارف حکمت فقہ

اکبر کا ایک قدیم ترین مخطوط زیر نمبر ۳۳۰ دیکھا جس کے بارے میں محققین کی رائے تھی کہ یہ عباسی عہد میں لکھا گیا تھا اور اس میں متنازع عبارت اصل حالت میں درج تھی جس سے ایمان والدین ثابت ہوتا ہے۔ بعد ازاں اسی مکتبہ سے فقہ اکبر کا ایک اور مخطوط نیز دار الکتب المصریہ قاہرہ میں اس کے دو مزید قدیم مخطوطات دریافت ہوئے جن میں مذکورہ عبارت بغیر کسی ردوبدل کے موجود ہے۔ چنانچہ فقہ اکبر کے چند قدیم ترین نسخوں کا بغیر کسی تحریف کے محفوظ رہنا اور ان کی دریافت سے منکرین کی اس دلیل کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔

ادھر ملا علی قاریؒ نے آخر عمر میں انکار ایمان والدین مصطفےٰ ﷺ کے عقیدہ سے رجوع کر کے سواد اعظم کا مسلک اختیار کر لیا جیسا کہ ان کی ایک تصنیف ''شرح الشفاء'' کے استنبول ایڈیشن مطبوعہ ۱۳۱۶ھ کی جلد اول کے صفحہ ۶۰۱ سے واضح ہے، جو آپ نے وفات سے تین برس قبل مکمل کی تھی۔ ترکی کے ایک طالب علم شیخ خلیل ابراہیم قوتلائی نے ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے تحت ڈاکٹر عبد العال احمد کی نگرانی میں ''الامام علی القاری واثرہ فی علم الحدیث'' کے عنوان سے مقالہ لکھا جس پر انہیں ۱۹۸۵ء میں ایم فل کی ڈگری دی گئی۔ فاضل موصوف نے اس کے صفحات ۱۰۶۔۱۱۲ پر اس موضوع کے تجزیہ کے بعد ملا علی قاری کے رجوع کو ترجیح دی۔

ملا علی قاریؒ کے دَور سے قبل اکابر علماء کرام نے ایمان والدین مصطفےٰ ﷺ کے اثبات پر متعدد کتب لکھیں جیسا کہ خود ملا علی قاری کے اہم استاد شیخ الاسلام احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر مستقل کتاب تصنیف کرنے کے علاوہ اپنی دیگر تین تصنیفات میں سواد اعظم کا مسلک بیان کیا۔ پھر جیسے ہی ملا علی قاریؒ نے مذکورہ کتب تصنیف کی تو اس موضوع میں تیزی آ گئی اور عالم اسلام سے اس کے رد میں کتب معرض وجود میں آنے لگیں۔ سب سے پہلے ملا علی قاری کے اہم شاگرد مسجد حرام کے امام وخطیب مفتی مکہ مکرمہ شیخ عبد القادر بن محمد طبریؒ نے قلم اٹھایا اور استاد کے رد میں ایک کتاب لکھی پھر علامہ سید محمد بن عبد الرسول برزنجیؒ اور شیخ محمد مرعشی ساجقلی زادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تعاقب میں کتب لکھیں۔

ادلۃ معتقدہ کے دریافت شدہ مخطوطات کی تعداد تین چار سے زیادہ نہیں چونکہ اس کتاب کے مندرجات سے شیخ ابن تیمیہ کے متبعین کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہے لہٰذا حجاز مقدس میں سعودی حکومت قائم ہونے کے بعد نجدی مکتب فکر کے زعماء نے ۱۳۵۳ھ کو اسے مکہ مکرمہ سے شائع کیا اور اب مشہور بن حسن نے اکیس صفحات پر مشتمل اس کتاب کے مخطوط پر ساٹھ صفحات کا مقدمہ لکھا نیز متن پر طویل حواشی لکھے جن میں رحمۃ للعالمین حبیب رب العالمین سیدنا وسندنا محمد بن عبد اللہ ﷺ کے والدین کو غیر مسلم ثابت کرنے کے لئے تمام تر صلاحیتیں صرف کیں (معاذ اللہ) پھر یہ کتاب ایک سو ساٹھ صفحات پر مدینہ منورہ سے شائع کی گئی۔

ادھر اہلِ سنت علماء کرام، مفسرین، محدثین اور فقہاء اسلام وغیرہ اکابرین نے رسول اللہ ﷺ کے

والدین کے اہل ایمان وجنتی ہونے کے ثبوت اور ان کے فضائل ومناقب پر مختلف ادوار میں لاتعداد کتب لکھیں جن کے ناموں کی حتمی فہرست مرتب کرنا ایک بڑا کام ہے۔ لیکن قارئین کی معلومات میں اضافہ اور حقیقت حال کے بیان کے لئے یہاں عربی اردو سندھی زبانوں میں لکھی گئی ایسی چند کتب کے نام دیئے جاتے ہیں۔

عربی کتب

(۱) کتاب فی احوال والدی الرسول ﷺ حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۰۵ھ/ ۱۱۱۱ء) مکتبہ وزارت اوقاف بغداد میں سات مخطوطات محفوظ ہیں۔ زیر نمبر ۲/ ۹۹۳۰۔۹۹۳۶

(۲) ایجاز الکلام فی والدی سیدالانام، شیخ عفیف الدین محمد بن محمد حسینی تبریزی" (م ۸۵۵ھ/ ۱۴۵۱ء) مخطوط مکتبہ محمود پاشا ۶/ ۱۷

(۳) التعظیم والمنۃ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی" (م ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء)، مطبوعہ، دوسرا نام الفوائد الکامنۃ فی ایمان السیدۃ آمنۃ

(۴) الدرج المنیفۃ فی الآباء الشریفۃ، امام سیوطیؒ مطبوعہ مصر

(۵) السبل الجلیۃ فی الآباء العلیۃ او سبل النجاۃ، امام سیوطی" مطبوعہ لاہور طبع اول ۱۳۰۸ھ طبع دوم ۱۳۱۰ھ

(۶) مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ، امام سیوطیؒ مطبوعہ

(۷) المقامۃ السندسیۃ فی الآباء الشریفۃ المصطفویۃ، امام سیوطیؒ مطبوعہ

(۸) نشر العلمین فی احیاء الابوین الشریفین، امام سیوطیؒ، دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد دکن نے امام سیوطی کی ان چھ تصنیفات کے یکجا تین ایڈیشن شائع کیے، طبع اول ۱۳۱۷ھ طبع دوم ۱۳۳۴ھ طبع سوم ۱۳۸۰ھ

(۹) رسالۃ فی ابوی النبی ﷺ، قاضی حلب شیخ محمد شاہ بن محمد فناری حنفی المعروف بہ زینی چلپی" (م ۹۲۶ھ/ ۱۵۲۰ء)

(۱۰) رسالۃ فی ابوی الرسول ﷺ، شیخ احمد بن سلیمان حنفی المعروف بہ شیخ ابن کمال پاشازادہ" (م ۹۴۰ھ/ ۱۵۳۴ء) استنبول کے کتب خانوں میں اس کے لاتعداد مخطوطات محفوظ ہیں، نیز مکتبہ حرم مکہ مکرمہ ۱۳/ ۱۵۰ مجموع، مکتبہ حسن حسنی پاشا ۱۲۱/ ۸، ۶۵/ ۶، مکتبہ اوقاف بغداد ۵/ ۱۳۷۴۳ مجامیع، ۱۰/ ۴۷۲۳، ۳۹/ ۱۳۸۳۷ سن کتابت ۱۳۳۲ھ مکتبہ وزارت اوقاف موصل شہر عراق ۱۰/ ۲۵ مجامیع، ۵۲/ مجموعہ ۶ ادارۃ الکتب المصریۃ زیر نمبر ۳۸۹/ مجامیع

(۱۱) انباء الاصطفاء فی حق آباء المصطفیٰ، شیخ محی الدین محمد بن قاسم اماسی حنفی المعروف بہ ابن خطیب" (م ۹۴۰ھ/ ۱۵۳۴ء)، مخطوط مکتبہ جامعہ الازہر قاہرہ ۶۵/ تاریخ رواق الشوام سن کتابت ۱۱۲۱ھ اس کی فوٹو کاپی مخزونہ اسلامک ریسرچ سنٹر ام القری یونیورسٹی مکہ مکرمہ ۵۸/ سیرت، پبلک لائبریری برلن جرمنی ۹۵۱۶/ مجموع، ابن سعود یونیورسٹی لائبریری ریاض ۲۴۲۹/ ا، مکتبہ خالدیہ القدس، نیشنل لائبریری قاہرہ، مکتبہ چلپی آفندی عبداللہ ۴/ ۲۰۵، یہ کتاب عثمانی خلیفہ سلیمان خان کے لئے تصنیف کی گئی۔

(۱۲) منہج السنۃ فی کون ابوی النبی ﷺ فی الجنۃ، مختلف علوم وفنون پر ۷۵۳ کتب کے مصنف مؤرخ شام شیخ محمد بن علی

ملاون صالحی دمشقی حنفیؒ (م۹۵۳ھ/۱۵۴۶ء)

(۱۳) الاقوال المقبولة عن الايمة فی ابوية ﷺ وعبر هما من آبائه، شیخ الاسلام احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م۹۷۴ھ/۱۵۶۷ء)، مخطوط مجموعہ Ananjmi انگلینڈ xvi / ۱۶۰۶ نیز مکتبہ حرم مکی میں اس کے دو مخطوطات بنام ''الکلام علی والدی النبی ﷺ'' موجود ہیں، ۴/ ۱۳۹ مجامیع

(۱۴) تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفیٰ بفضل اللہ فی الدارین من الناجین، شیخ نورالدین علی بن محمد الجزار مصری رحمۃ اللہ علیہ (۹۸۴ھ/ ۱۵۷۶ء میں زندہ تھے)، نیشنل لائبریری قاہرہ میں واقع ذخیرہ تیمور میں تین مخطوطات ۴۸۹، ۵۲۸، ۵۳۰ حدیث، یاد رہے مذکورہ بالا تمام کتب ملاعلی قاریؒ سے قبل تصنیف کی گئیں۔

(۱۵) رسالۃ فی ابوی النبی ﷺ، مسجد حرام کے امام وخطیب مفتی مکہ مکرمہ شیخ عبدالقادر بن محمد طبری حسینی شافعیؒ (م۱۰۳۳ھ/۱۶۲۴ء)، علامہ سید محمد برزنجیؒ نے اس رسالہ سے استفادہ کیا۔

(۱۶) الانوار النبویۃ فی آباءَ خیر البریۃ، شیخ محمد بن عبدالرفیع حسینی مُرسی اندلسی اشعری غوثی مالکیؒ (م۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء)، مخطوط رباط لائبریری ذخیرہ کتانی ۱۲۳۷ بخط مصنف سن تصنیف ۱۰۴۴ھ بمقام تیونس

(۱۷) الجوهرۃ المضیۃ فی حق ابوی خیر البریۃ، فقیہ جلیل شیخ صالح بن محمد تمرتاشی غزی حنفیؒ (م۱۰۵۵ھ/۱۷۸۵ء)

(۱۸) تأدیب المتمردین فی حق الابوین، شیخ اوحد الدین عبدالاحدین مصطفیٰ کتاہی سیواسی نوریؒ (م ۱۰۶۱ھ/۱۶۵۱ء)، مخطوط مکتبہ ظاہریہ دمشق ۴۸۰۷۳ سن کتابت ۱۱۴۳ھ نیشنل لائبریری قاہرہ

(۱۹) ھدایا الکرام فی تنزیہ آباء النبی علیہ السلام، قاضی موصل شیخ یوسف بن عبداللہ دمشقی حلبی بدیعی حنفیؒ (م ۱۰۷۳ھ/۱۶۶۲ء)

(۲۰) سداد الدین وسداد الدین فی اثبات النجاۃ والدرجات للوالدین، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ علامہ سید محمد عبدالرسول برزنجی شافعیؒ (م۱۱۰۳ھ/۱۶۹۱ء) اس کتاب اور مصنف کا کسی قدر تفصیلی تعارف آگے آرہا ہے۔

(۲۱) مرشد الھدی فی نجاۃ ابوی النبی المصطفیٰ، قاضی حلب شیخ ابراہیم بن مصطفیٰ فرخی المعروف بہ وحدی رومیؒ (م ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء)

(۲۲) رسالۃ السرور والفرح فی حق ایمان والدی الرسول، شیخ محمد بن ابوبکر مرعشی حنفی المعروف بہ ساجقلی زادہ رحمۃ اللہ علیہ (م۱۱۴۵ھ/۱۷۳۲ء)، مخطوط مکتبہ حرم مکی میں پانچ مخطوطات ۱۲۹۱، ۱۳۳۷، ۲۸۷۳، ۲۸۷۵، ۳۸۶۳ عام، مکتبہ اوقاف بغداد ۶/ ۱۳۷۴۳ مجامیع، مکتبہ اوقاف موصل ۱۰/ ۲۵ مجموع، ۵۲/ مجموع، مکتبہ یوسف آغا قونیہ ترکی ۵۹۹۵، مکتبہ بلدیہ ن ۳۰۸۵ ج، بعض کتب خانوں میں اس کے مخطوطات ''رسالہ فی ابوی النبی ﷺ'' یا ''الفرح والسرور'' کے نام سے موجود ہیں۔

(۲۳) تحفۃ الصفا فیما یتعلق بابوی المصطفیٰ ﷺ، شیخ احمد بن عمر دیربی غنیمی ازہری مصری شافعیؒ (۱۱۵۱ھ/ ۱۷۳۸ء)، مخطوط مکتبہ ازھریہ ۳۳۵ / ۴۴۴۱ علم الکلام سن تالیف ۱۱۴۰ھ

(۲۴) القول المختار فیما یتعلق بابوی النبی المختار، شیخ احمد بن عمر غنیمیؒ

(۲۵) مطلع النیرین فی اثبات النجاۃ والدرجات لوالدسید الکونین، شیخ احمد بن علی عدوی طرابلسی دمشقی حنفی المعروف بہ منینیؒ (م۱۱۷۲ھ/۱۷۵۹ء)، مخطوط ذخیرہ شسٹر بیٹی آئرلینڈ

(۲۶) قرۃ العین فی ایمان الابوین، شیخ حسین بن احمد حلبی حنفی المعروف بہ دوایحیؒ (م۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء)

(۲۷) الرد علی من اقحم القدح فی الابوین الکریمین، شیخ ابوالخلاص حسن بن عبداللہ بخشی حلبیؒ (م۱۱۹۰ھ/۱۷۷۶ء)

(۲۸) ذخائر العابدین وارغام المعاندین فی نجاۃ والدی المکرمین سید المرسلین، مفتی حلب شیخ محمد بن یوسف غزالی حنفی المعروف بہ اسیریؒ (م۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء)

(۲۹) رسالۃ فی اثبات النجاۃ والایمان لوالدی سید الاکوان، شیخ علی بن صادق داغستانی دمشقیؒ (م۱۱۹۹ھ/۱۷۸۵ء) مطبوعہ دمشق، سن اشاعت درج نہیں۔

(۳۰) رسالۃ موجزۃ فی حق ابوی النبی ﷺ، شیخ سعد الدین سلیمان بن عبدالرحمٰن مستقیم زادہ رحمۃ اللہ علیہ (م۱۲۰۲ھ/۱۷۸۸ء) مخطوط مکتبہ حرم مکی ۳۸۶۳/عام

(۳۱) الانتصار لوالدی النبی المختار، حافظ محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی حسینی حنفیؒ (م۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء)، شیخ محمد زاہد کوثریؒ نے اس کے مخطوط سے اخذ کیا جو بخط مصنف اور عثمانی افواج کے مفتی شیخ احمد بن مصطفیٰ عمری حلبیؒ (م۱۳۳۴ھ) کی ملکیت تھا۔

(۳۲) حدیقۃ الصفاء فی والدی المصطفیٰ، حافظ محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدیؒ

(۳۳) العقد المنظم فی امھات النبی ﷺ، حافظ محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدیؒ، مخطوط معھد المخطوطات العربیۃ قاہرہ ۱۱۴۰/تاریخ

(۳۴) بسط الیدین لاکرام الابوین، مولانا محمد غوث مدراسی شافعیؒ (م۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء)

(۳۵) القول المسدد فی نجاۃ والدی محمد ﷺ، شیخ محمد بن عبدالرحمٰن اھدل شافعیؒ (م۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء)

(۳۶) مناقب السیدۃ آمنۃ والدۃ الرسول ﷺ، امام وخطیب حرم مکی علامہ سید یحییٰ مؤذن حسنیؒ (م۱۲۶۰ھ/۱۸۴۴ء تقریباً)

(۳۷) سبل السلام فی حکم آباء سید الانام، شیخ محمد بن عمر بالی مدنی حنفیؒ (تیرہویں صدی ہجری کے عالم)، مطبوعہ استنبول ۱۲۸۷ھ صفحات ۱۴۳، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۸۷ھ، سن تالیف ۱۲۸۵ھ

(۳۸) خلاصۃ الوفا فی طھارۃ اصول المصطفیٰ من الشرک والجفا، شیخ محمد یحییٰ بن طالب مغربی شنقیطی ولاتی مالکیؒ (م۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء) مطبوعہ تیونس ۱۳۱۴ھ

(۳۹) السیف المسلول فی القطع بنجاۃ ابوی الرسول، قاضی موصل شیخ احمد فائز بن محمود شہرزوری کردی کلوردیؒ (م۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء)

(۴۰) بلوغ المرام فی آباء النبی علیہ السلام، شیخ ادریس بن محفوظ شریف الجزائری تیونسیؒ (م۱۳۵۴ھ/۱۹۳۴ء)

(۴۱) سعادۃ الدارین بنجاۃ الابوین، مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ خاتمۃ المحققین شیخ محمد علی بن حسین مالکیؒ (م

۱۳۶۷ھ/۱۹۴۹ء)

(۴۲) ام النبی ﷺ، ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمن مصری المعروف بہ بنت الشاطی" (م ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء)، مطبوعہ قاہرہ ۱۳۵۳ھ، چند برس پہلے قاہرہ سے ہی دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔

(۴۳) نخبۃ الافکار فی تنجیۃ والدی المختار، شیخ محمد سید اسمٰعیل حسنی، مطبوعہ مصر ۱۹۷۸ء

(۴۴) ام النبی ﷺ، شیخ عبدالعزیز شناوی مصری (۲۰۰۱ء میں غالباً زندہ ہیں)، مطبوعہ مصر ۱۴۲۱ھ، عربی کے کثیر الاشاعت اخبار روز نامہ الاہرام قاہرہ نے اس کی اشاعت کا اشتہار شائع کیا۔

(۴۵) رسالۃ فی ابوی النبی ﷺ، گمنام مؤلف، مخطوط مکتبہ اوقاف بغداد ۲/۲۱۰۷ مجامیع سن کتابت ۱۱۳۹ھ

(۴۶) رسالۃ فی نجاۃ ابوی النبی ﷺ وکونھما من اھل الفترۃ، شیخ علی ضفصطلی"، مخطوط نیشنل لائبریری قاہرہ ۲۱۶۳۲ب سن کتابت ۱۱۷۱ھ

(۴۷) رسالۃ فی نجاۃ الابوین الشریفین، گمنام مؤلف، مخطوط مکتبہ اوقاف بغداد ۱/۲۲۸۰۶ مجامیع

(۴۸) مطالع النور السنی المبنی علی طھارۃ نسب النبی العربی، شیخ عبداللہ آفندی رومی"، مخطوط مکتبہ حرم مکی ۱۱۰/ سیرت، ۲/۸۳/ سیرت، ۴۰/ سیرت، مکتبہ شیخ عارف حکمت مدینہ منورہ ۱۲۷/۲۴۲، شاہ فیصل ریسرچ سنٹر ریاض ۳۷۹۰، پبلک لائبریری برلن جرمنی ۹۵۱۶

(۴۹) بلوغ المآرب فی نجاۃ آباۂ علیہ الصلاۃ والسلام وعمہ ابی طالب، شیخ سلیمان ازہری لاذقی، مخطوط تیموریہ ۳۲۳/حدیث

اردو کتب

(۵۰) تنبیہ الفضول فی اثبات ایمان آباء الرسول، مولانا علی بن احمد گوپاموی المعروف بہ قاضی محمد ارتضی علی خان گوپاموی مدراسی" (م ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)

(۵۱) الکلام المقبول فی اثبات اسلام آباء الرسول، نوے سے زائد کتب کے مصنف مولانا وکیل احمد سکندر پوری" (م ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء)

(۵۲) الدر الیتیم فی ایمان آباء النبی الکریم، مولانا علی انور کاکوروی قلندری" (م ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

(۵۳) الکلام المقبول فی طھارت نسب الرسول، مفتی احمد یار خان نعیمی" (م ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)

(۵۴) والدین مصطفے ﷺ، امام سیوطی" کی تصنیف، کا ترجمہ از قلم علامہ صائم چشتی، مطبوعہ

(۵۵) ابوین مصطفے ﷺ، مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری (پ ۱۹۳۲ء تقریباً)، مطبوعہ

(۵۶) اصل الاصول فی ایمان آباء الرسول، مولانا محمد فیض احمد اویسی، مخطوط

(۵۷) الدرر الکامنۃ فی ایمان السیدۃ آمنۃ، مولانا محمد فیض احمد اویسی، مخطوط صفحات ۳۴

(۵۸) والدین مصطفے ﷺ، علامہ محمد یاسین قصوری نقشبندی مطبوعہ ۱۹۹۷ء، ناشر ادارہ علم وادب والٹن لاہور، صفحات ۴۴

عظمت ومقام ابوین شریفین سید الوریٰ ﷺ، علامہ محمد الیاس چشتی، مطبوعہ ۲۰۰۰ء ناشر انجمن غلامان چشتیہ

پاکستان محلّہ رحیم پورہ وزیر آباد' صفحات ۶۰

(۶۰) فضائل سیدۃ آمنہ' مولانا مفتی احمد امین' مطبوعہ ناشر بزم ضیائے رسول جامع مسجد عثمانیہ رضویہ ۱۱۱۔ چوہدری پارک عامر روڈ شادباغ لاہور' صفحات ۵۲

سندھی کتاب

(۶۱) جیین جی والدین جو اسلامی مقام' مولانا امجد علی ریگستانی' مطبوعہ' ناشر مدرسہ عربیہ مجددیہ بحر العلوم کنڈی میمن ضلع عمر کوٹ سندھ ۱۸۴

گزشتہ چند برسوں کے دوران اہل نجد کی تازہ کارگزاریوں کے باعث یہ موضوع پھر سے زیر بحث آیا جس پر اہل سنت کی طرف سے پاکستان میں علامہ محمد یاسین قصوری نقشبندی' علامہ محمد الیاس چشتی' مولانا مفتی محمد امین' سید محمد اخلاق' مولانا امجد علی ریگستانی اور قاہرہ سے شیخ عبدالعزیز شناوی نیز مدینہ منورہ سے علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی کی مذکورہ بالا تصنیفات شائع ہوئیں جن میں سے علامہ برزنجی کی تصنیف راقم الحروف کے سامنے ہے اور اس اہم کتاب کا تعارف آئندہ سطور میں پیش ہے

علامہ برزنجی کی کتاب کا تعارف

نام کتاب: سَدَادُ الدِّیْن وسِدَادُ الدَّیْن فی اثبات النجاۃ والدرجات للوالدین

مصنف: علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجی مدنی شافعیؒ

محققین: علامہ سید عباس احمد صقر حسینی' علامہ حسین محمد علی شکری طبع ۱۴۱۹ھ

ضخامت: ۴۲۶ صفحات

ناشر: دار المدینۃ المنورۃ للنشر والتوزیع مدینہ منورہ

پتہ ای میل: Darmedina shabakah .com

جیسا کہ اوپر گزر چکا علامہ برزنجی کی یہ کتاب ملا علی قاریؒ کی تصنیف کا جواب ہے اور ۱۳۲۳ھ میں مصر سے شائع ہو چکی تھی۔ اب مشہور بن حسن اور ان کی جماعت نے ملا علی قاری کی کتاب کو پھر سے شائع کیا تو مدینہ منورہ کے دو اہل سنت محققین علامہ سید عباس احمد صقر حسینی اور علامہ حسین محمد علی شکری نے علامہ برزنجی کی اس کتاب پر تحقیق کر کے اسے دوبارہ شائع کرنے کا عزم کیا۔ چنانچہ علامہ سید عباس اور علامہ شکری نے سداد الدین کے پہلے ایڈیشن کے علاوہ قاہرہ' دمشق اور مدینہ منورہ سے اس کے چار قدیم مخطوطات حاصل کیے جن میں نسخہ دمشق ۱۰۹۰ھ میں نسخہ بخط مؤلف سے نقل کیا گیا تھا جبکہ علامہ برزنجی زندہ اور انہیں یہ کتاب تصنیف کیے محض دو برس گزرے تھے۔ فاضل محققین نے سداد الدین کے متن کی تصحیح پر زیادہ توجہ دی نیز اس پر مختصر مقدمہ وحواشی لکھے پھر اسے جدید ترین طباعتی وسائل کی مدد سے بڑے اہتمام سے شائع کیا گیا۔

علامہ برزنجیؒ مقدمہ کتاب مین لکھتے ہیں کہ میرے استادزادہ مفتی حنابلہ دمشق شیخ ابو المواھب بن شیخ عبدالباقی دمشقیؒ (م ۱۱۲۶ھ/۱۷۱۴ء) حج وزیارت کے لیے آئے تو مجھے اس موضوع پر کتاب تالیف کرنے کی ترغیب دی پھر دیگر اسباب نے مجھے تحریک دی تب میں نے رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کے دوران اس مقصد کے لئے استخارہ کیا نیز

رکوع وسجود اور زیارت کے دوران اس کے لئے بارگاہ الٰہی سے متوجہ ہوا۔ پھر ماہ شوال میں دوبادہ استخارہ کیا جس پر جناب بشیر ونذیر ﷺ کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلم اٹھانے کی اجازت ملی تب میں نے یہ کتاب تالیف کی۔

آغاز میں علمائے اصول کی تحقیقات کی روشنی میں کفر کے معانی وتعریف بتائے گئے ہیں۔ پھر لکھا کہ والدین مصطفےٰ ﷺ کے ایمان سے انکار کے عقیدہ پر قرآن مجید' کتب احادیث' اجماع وقیاس سے کوئی دلیل نہیں اور نہ ہی اس انکار پر ائمہ اربعہ میں سے کسی سے کوئی قول ثابت ہے۔ مزید وضاحت میں بتایا کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے دلیل صریح تو درکنار کنایۃً' اشارۃً یا مفہوماً بھی ان کے ایمان کی نفی نہیں ہوتی اور یہ جو بعض افراد نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۳ کی تفسیر کرتے ہوئے حدیث عطیہ کی بنیاد پر اس آیت کو والدین مصطفےٰ ﷺ کے انکار ایمان پر محمول کیا ہے یہ درست نہیں اس لئے کہ یہ حدیث ضعیف معلول ہے اور یہ تفسیر' قرآن مجید کی متعدد آیات سے مطابقت نہیں رکھتی۔

معلوم رہے کہ برصغیر کے اہل حدیث عالم مولوی محمد جوناگڑھی نے قرآن مجید کا اردو ترجمہ کیا جس پر مولوی صلاح الدین یوسف نے تفسیری حواشی لکھے پھر یہ ترجمہ وتفسیر شاہ فہد پرنٹنگ پریس مدینہ منورہ نے قرآن مجید کے ساتھ طبع کر کے حج پر جانے والے افراد نیز دنیا بھر کے مختلف مقامات پر مفت تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں اسی حدیث کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے ایمان پر انکار کیا گیا ہے۔

علامہ برزنجی نے آئندہ صفحات پر منکرین کے دلائل کا جائزہ لے کر ان کی تردید کی پھر فقہ اکبر میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے منسوب عبارت پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فقہ اکبر کے معتمد نسخوں سے منکرین کے موقف کی تردید ہوتی ہے۔

اگلے باب میں صفحہ ۱۱۹ سے فضائل والدین مصطفےٰ ﷺ' ان کے نجات پانے اور جنتی ہونے پر قرآن وحدیث نیز اقوال سلف کی روشنی میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طہارت نسب پر دلائل درج ہیں جس کے ضمن میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کا نام تارخ بتاتے ہوئے انہیں اہل توحید میں شمار کیا اور آزر کو آپ علیہ السلام کا چچا بتایا گیا۔ ایک باب میں رسول اللہ ﷺ کے تمام اجداد کے اہل ایمان ہونے پر سیر حاصل تحریر میں ہے کہ نور نبوت نسل در نسل اصلاب طاہرہ میں منتقل ہوتا رہا تا آنکہ آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اور یہ کہ نسبی شرف نیز ولادت کی طہارت' نبوت کی شروط میں سے ہیں۔

آئندہ صفحات پر اہل فترۃ کی تین اقسام پر اظہار خیال کیا گیا ہے پھر کتاب کے متعلق باہم متعارض عبارات کو حل کیا ہے۔ ایک مقام پر قریش مکہ کا قحط کے ایام میں بارش کی دعا کے لئے حضرت عبدالمطلبؓ کی خدمت میں حاضر ہونے اور آپ کا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے اور پھر موسلادھار بارش کا واقعہ درج ہے۔ دو

مقامات پر عقائد شیعہ کی تردید اور ایک جگہ سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی مدح درج ہے۔ امام نوویؒ کی شرح صحیح مسلم میں درج اس کتاب سے متعلق ایک عبارت کی تشریح بھی لائق مطالعہ ہے۔ آخری باب ایمان ابو طالب پر بحث کے لئے مختص ہے۔

علماءِ پاک و ہند کے آثار کے ضمن میں اس کتاب میں ایک خاص بات یہ ہے کہ علامہ سید محمد برزنجیؒ نے اس کی تالیف میں جن کتب سے مدد لی ان میں مولانا عبدالحکیم سیالکوٹیؒ (م ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء) کا ''حاشیہ تفسیر بیضاوی'' بھی شامل ہے۔ علامہ برزنجی نے یہ کتاب ۱۰۸۸ھ کو مدینہ منورہ میں تالیف کی جبکہ مولانا سیالکوٹی کی عربی تصنیفات اس دور میں مقبول ہوئیں جب مطبع کا وجود نہ تھا۔ اور یہ مقبولیت برصغیر کی حدود پھلانگ کر عرب دنیا تک پھیلی ہوئی تھی جیسا کہ معاصر عرب عالم علامہ برزنجی نے اس سے استفادہ کیا۔

علامہ سید محمد بن عبدالرسول برزنجی حسینی شافعیؒ بارہ ربیع الاول ۱۰۴۶ھ کو عراق کے علاقہ کردستان میں واقع مقام شہرزور میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے علاوہ ماردین، حلب، یمن، دمشق، مصر اور بغداد کے اکابر علماء ومشائخ سے تعلیم پائی پھر مدینہ منورہ میں خاتمۃ المحققین علامہ ابراہیم بن حسن کورانی شہرزوری مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰۱ھ/۱۶۹۰ء) وغیرہ علماء سے اخذ کیا۔ علامہ سید محمد برزنجی خلیفہ عثمانی کی طرف سے مدینہ منورہ میں ''مفتی شافعیہ'' کے منصب پر تعینات رہے بعد میں آپ کی نسل میں سے متعدد علماء اس منصب پر فائز رہے تا آنکہ علامہ سید محمد زکی برزنجیؒ (م ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء) آخری مفتی شافعیہ ہوئے۔

علامہ سید عبدالرسول برزنجی کے بارے میں کہا گیا کہ آپ گیارہویں صدی کے مجدد اسلام تھے۔ علامہ سید عباس اور علامہ شکری کے بقول علامہ محمد برزنجی نے مختلف علوم وفنون میں نوے سے زائد کتب تصنیف کیں، صاحب ھدیۃ العارفین نے ان میں سے پینسٹھ کے نام ذکر کئے جن میں سے چند یہ ہیں: الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ، الاغارۃ المصحبۃ علی مانعی الاشارۃ بالمسبحۃ، بغیۃ الطالب لایمان ابی طالب، الترجیح والتصحیح لصلوۃ التسبیح، الترغیم والترخیم لمنکر التعظیم والتفھیم، ضوء الوھاج فی قصۃ الاسراء والمعراج، الفصول فی ترجمۃ عبدالرسول القول المختصر فی ترجمۃ الحافظ ابن حجر، القول المرضی فی الفرق بین الصلاۃ والسلام والترضی، مختصر النواقض علی الروافض، المیناک فی دخان التبناک، نشر اللواء فی نصر الاولیاء، ھدیۃ المرید فی التصوف۔

بعض اہل قلم وناشرین نے علامہ محمد برزنجیؒ کے والد گرامی علامہ سید عبدالرسول برزنجیؒ جو نامور عالم دین وصوفی کامل تھے ان کا نام ''رسول برزنجی'' لکھا ہے جبکہ حق یہ ہے کہ آپ کا اسم گرامی ''عبدالرسول برزنجی'' ہے جیسا کہ آپ کے فرزند علامہ سید محمد برزنجی نے والد کے حالات پر کتاب لکھی، بقول صاحب ھدیۃ العارفین اس کا نام ''الفصول فی ترجمۃ عبدالرسول'' ہے علاوہ ازیں

آپ کی نسل میں سے مفتی شافعیہ علامہ سید محمد زکی برزنجیؒ جب سند اجازت جاری کرتے تو اس میں آپ کا نام یوں لکھتے:

''الامام الاوحد والعلم المفرد السید محمد بن عبدالرسول الحسینی الموسوی البرزنجی مجدد القرن الحادی عشر ذی التصانیف السائرۃ''

سداد الدین کے مصنف جلیل علامہ سید محمد برزنجیؒ کی اولاد میں سے ایک اہم عالم، مسجد نبوی کے خطیب و مفتی شافعیہ علامہ سید احمد بن اسمٰعیل برزنجیؒ (۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء) نے برصغیر کے عالم کبیر استاذ العلماء مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی کتاب ''حسام الحرمین'' پر تقریظ قلمبند کی۔

اہم مآخذ

اس مضمون کی تیاری میں جن کتب و رسائل سے مدد لی گئی ان میں اہم کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) قرآن مجید، اردو ترجمہ و تفسیر مولوی محمد جونا گڑھی و مولوی صلاح الدین یوسف، شاہ فہد پرنٹنگ پریس مدینہ منورہ، طبع ۱۴۱۷ھ

(۲) ادلۃ معتقد ابی حنیفۃ الاعظم فی ابوی الرسول علیہ الصلاۃ والسلام، شیخ ملا علی قاریؒ، تحقیق مشہور بن حسن، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ مدینہ منورہ، طبع اول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء

(۳) الاعلام، خیر الدین زرکلی دمشقی، دار العلم للملایین بیروت، طبع ششم ۱۹۸۴ء

(۴) الامام علی قاری واثرہ فی علم الحدیث، شیخ خلیل ابراہیم قوتلائی، دار البشائر الاسلامیۃ بیروت، طبع اول ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء

(۵) سداد الدین وسداد الدین فی اثبات النجاۃ والدرجات للوالدین، علامہ سید محمد برزنجیؒ، تحقیق علامہ سید عباس احمد صقر حسینی و علامہ حسین محمد علی شکری، دار المدینۃ المنورۃ مدینہ منورہ، طبع ۱۴۱۹ھ

(۶) معجم ما اُلِّف عن رسول اللہ ﷺ، ڈاکٹر صلاح الدین منجد، دار الکتاب الجدید بیروت، طبع اول ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)

(۷) معجم ما اُلِّف عن مکۃ، ڈاکٹر عبدالعزیز سعیدی، طبع اول ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

(۸) معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ، ڈاکٹر احمد خان، مکتبہ شاہ فہد ریاض، طبع اول ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۹) معجم الموضوعات المطروقۃ فی التالیف الاسلامی وبیان ما اُلِّف فیھا، شیخ عبداللہ بن محمد حبشی یمنی، کلچرل فاؤنڈیشن ابوظبی طبع دوم ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

(۱۰) ھدیۃ العارفین، علامہ اسمٰعیل پاشا بغدادی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء

(۱۱) روزنامہ الاہرام قاہرہ، شمارہ ۳ نومبر ۲۰۰۰ء

(۱۲) علم کے موتی، فہرست تصانیف مولانا محمد فیض احمد اویسی، مولانا دلاور حسین اویسی وغیرہ چار اہل علم نے مل کر مرتب کی، مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

(۱۳) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۹ء

(۱۴) روزنامہ خبریں، شمارہ ۲۴ مارچ ۱۹۹۹ء